مدیرانِ جرائد ◎ ارکانِ دولت

افسرانِ حکومت

اور

ممبرانِ پارلیمنٹ کے نام

حافظ

ابو ریحان ضیاء الرحمٰن فاروقی

سوچنے کی بات

سپاہ صحابہ پاکستان ملک کی وہ دینی تنظیم ہے۔ جس نے چند سال کی مدت میں اہلسنت کے تمام مکاتب فکر میں وحدت ویگانگت، اتحاد واتفاق کا اتصال قائم کرنے میں مرکزی کردار ادا کیا ہے۔ بریلوی، دیوبندی اہلحدیث کے مابین پیدا ہونے والے فروعی اختلافات کو بڑی حد تک اس جماعت نے ختم کر کے اہلسنت کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کیا۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے بعد یہی وہ سٹیج ہے جس نے بڑی تیزی کیساتھ علماء ومشائخ کو متحد کر کے کسی حد تک مسلمانوں کی باہمی آویزش کو ختم کر کے تاریخی کارنامہ سرانجام دیا۔ اسلامی فرقوں کے اختلافات کو ختم کر کے صرف کفر کے خلاف جہاد کرنیوالی جماعت کو فرقہ واریت کا طعنہ دینا مضحکہ خیز ہے۔

علاوہ ازیں سپاہ صحابہ نے دنیا بھر میں اسلام کے لبادے میں پھیلنے والے شیعت کے جراثیم کو روکنے اور پاکستان میں صحابہ کرامؓ پر تنقید کرنیوالی زبانوں اور تحریروں کو روکنے میں قابل قدر کردار ادا کیا۔ اس تنظیم نے ایران سے آنے والے قابل اعتراض لٹریچر اور اسلحہ کو روکنے کیلئے نہایت بہادری کیساتھ پوری قوم کی ترجمانی کی۔ بلاشبہ یہ سب کچھ اس جماعت کے شہید قائد مولانا حق نواز جھنگویؒ، جرنیل سپاہ صحابہ مولانا ایثار القاسمیؒ اور پچاس سے زائد شہداء کی قربانیوں کا ثمرہ ہے۔ سپاہ صحابہ کے بارے میں کوئی بھی رائے قائم کرنے سے پہلے ہر شخص کو ہماری دعوت اور نصب العین پر غور کرنا چاہئے ایک آدمی اگر جرات کیساتھ اپنے اسلاف واکابر کی تعلیمات پیش کرتا ہے اور ان پر تنقید کو نہایت جرات ودلیری سے روک دیتا ہے تو اسکو فرقہ پرور، تخریب کار اور فسادی کے الفاظ سے یاد کرنا اسکے اصل پروگرام سے ناواقفیت کی دلیل ہے جب تک آپ ہمارے پروگرام کا مطالعہ نہیں کرتے اور سنجیدگی کیساتھ ہماری تحریک اور سپاہ صحابہ کے اغراض ومقاصد سے واقفیت حاصل نہیں کرتے صرف سی آئی ڈی کی رپورٹوں اور مخالفین کے پروپیگنڈے کی بنیاد پر ہمیں ہدف تنقید بنانے کا آپکو کوئی اختیار نہیں۔

حق وانصاف کے اسی تقاضے کے مطابق غور وفکر کرنا ہی سوچنے کی اصل بات ہے۔

ابو ریحان ضیاء الرحمٰن فاروقی
سرپرست اعلیٰ سپاہ صحابہ

مدیران جرائد ☆ ارکان دولت ☆ ممبران پارلیمنٹ اور افسران حکومت کے نام

قیام پاکستان اور دو قومی نظریہ:-

آپ سے زیادہ اس حقیقت سے کون واقف ہو گا کہ پاکستان کی بنیاد دو قومی نظریہ پر رکھی گئی۔ مذہب' کلچر' تمدن' تہذیب اور معاشرت کے جداگانہ تصور نے ملت اسلامیہ کی ایک کثیر آبادی کو مجبور کیا کہ علیحدہ وطن کے لئے سربکف ہو جائیں' بانی پاکستان قائد اعظم محمد علی جناح حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی اور شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانی نے مسلمانوں کی ایک بڑی آبادی کے بالمقابل الگ قومیت کا نعرہ لگا کر' صرف ایک نظریہ اور ایک مذہب کی بنیاد پر پاکستان کے حصول کے لئے جدوجہد کی۔ ہندوؤں کی اسلام اور مسلم دشمنی نے انگریزوں سے نفرت کے ساتھ امت مسلمہ کو ہندوؤں سے دوری اور علیحدگی پر مجبور کیا۔ ایک عشرہ سے بھی کم مدت میں یہ کارواں کامیابی کے ساحل مراد تک پہنچ گیا اور اس طرح تاریخ کے افق پر پاکستان کے نام سے دنیا کی سب سے بڑی اسلامی سلطنت معرض وجود میں آگئی۔ پاکستان کی اکثریت اہلسنت والجماعت سے تعلق رکھتی تھی۔ مسلمانوں کی قربانیوں کے حقیقی تقاضے کے برعکس قیام پاکستان کے فوراً بعد یہاں قادیانی' شیعہ اور لادین عناصر نے اس کی نظریاتی بنیادوں پر کلہاڑی چلانا شروع کیا' تو بانی پاکستان جیسا خالص غیر مذہبی سوچ رکھنے والا انسان آخر یہ اعلان کرنے پر مجبور ہو گیا۔

"پاکستان اسلام کے نام پر قائم ہوا' ہمیں یہاں خلفائے راشدین کی طرز پر فلاحی حکومت قائم کرنا ہوگی"

قائد اعظم کی وفات کے بعد ان کے جانشینوں نے ان کی امیدوں' تمناؤں اور نصب العین کو طاق نسیاں پر رکھ دیا۔ انہی کے حواری ان کے کفن کو تار تار کرنے لگے۔ جوتیوں میں دال بٹنے لگی۔ مسلم لیگ کے پلیٹ فارم پر مسلم لیگ ہی کے دستور اور لائحہ عمل سے پہلو تہی ہونے لگی۔ قائد اعظم کے ناخلف جانشینوں نے پاکستان کی نظریاتی سرحدوں سے غداری کی۔ اسلام کا نام لیکر اقتدار کو طول دینے والے اقتدار پر آئے۔ لیکن اسلام کی فلاحی

مملکت جس کے لئے محمد علی جناح اور ان کے بعض مخلص رفقاء نے جان جوکھوں میں ڈالی تھی۔ وہ آج تک قائم نہ ہو سکی' بانی پاکستان کے کھلے اعلان کے باوجود نظریاتی محاذ پر پاکستان لادین قادیانی اور شیعہ عناصر کے ہاتھوں بازیچۂ اطفال بنا رہا۔ قادیانی وزیر خارجہ سر ظفراللہ خان نے دنیا بھر کے پاکستانی سفارتخانوں کو قادیانی تبلیغ کا مرکز بنا ڈالا۔ ملٹری اتاشی سے لیکر تو نصلر تک ہر سطح پر قادیانیوں کو بھرتی کر کے وزیر خارجہ اپنے مذہب سے وفاداری کا حق ادا کرتے رہے۔

پاکستان کے مسلم مکاتب فکر کے تمام علماء نے حکومت کو متنبہ کیا کہ قادیانی اسلام کے دشمن اور پاکستان کے غدار ہیں' لیکن حکومت کی سرد مہری اور عیاری نے علماء کے اس احتجاج کو فرقہ واریت' فساد اور تخریب کاری قرار دیا۔ قادیانیت کے کھلے کفر کے خلاف احتجاج کے طور پر ۱۹۵۳ء میں تحریک ختم نبوت چلی۔ لاہور کی سڑکیں دس ہزار نوجوانوں کے خون سے سرخ ہو گئیں۔

پاکستان میں غیر اسلامی نظریات کا فروغ:-

انگریزی تمدن کے دلدادہ اور لادین حکمرانوں نے اپنی غیرت کو تج کر خالص جانبداری کا مظاہرہ کیا۔ قادیانی وزیر خارجہ کی تو چھٹی ہو گئی۔ لیکن قادیانیوں کی سرگرمیاں زیر زمین جاری رہیں۔ ایک طویل عرصہ تک پاکستان جیسا نظریاتی اور اسلامی ملک سر آغا خان' ممتاز دولتانہ' خواجہ ناظم الدین' غلام محمد' سکندر مرزا' اور یحیٰی خان جیسے لادین اور شیعہ حکمران کا تختہ مشق بنا رہا۔ ایک دور میں فوج اور سول سروس میں ساڑھے بارہ سو سے زائد قادیانی افسر تعینات تھے انہوں نے اپنی نام نہاد نبوت اور کافرانہ نظریات کے فروغ میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔ ایک کلرک سے لیکر ۲۲ ویں گریڈ کے افسران تک ہر قادیانی اپنے مذہب کے فروغ میں جہاں تعصب ذہنی کا شکار رہا۔ وہاں پر وہ اپنے مذہب کے ایک مبلغ' مربی کا کردار ادا کرتے ہوئے علمائے حق کے خلاف پروپیگنڈہ اور نفرت پھیلانے میں کسی یہودی' عیسائی اور ہندو سے کم نہ تھا۔

پاکستان کا شروع ہی سے یہ المیہ رہا کہ علماء کا ایک طبقہ تقسیم ملک کی مخالفت کے باعث حکمرانوں کے دست ستم ران کی بھینٹ چڑھا رہا۔ ۱۸۵۷ء کے بعد انگریزی استبداد

نے علماء حق اور اسلام کے سکالروں کے خلاف جو نفرت دینی اداروں میں پھیلائی تھی۔ انہیں انگریزی مخالفت کی وجہ سے جھگڑالو' فسادی' تخریب کار اور ملک دشمن قرار دیا تھا اس تاثر نے ہر جگہ اثر جمایا۔

دوسری طرف خود علماء جدید تعلیم سے ایسے دور رہے کہ مسٹر اور ملا کے مابین پیدا کئے جانے والے کفر کے انگارے بھڑکتے رہے۔ ایک خدا اور ایک پیغمبر اور ایک کتاب کے ماننے والے انگریزی اور دینی طبقات طویل عرصہ تک باہم دست و گریباں رہے۔ اس نبرد آزمائی سے سب سے زیادہ فائدہ لادین عناصر' قادیانی' اور شیعہ لابی نے اٹھایا۔ انہیں دینی قیادت کے فروعی اختلافات کو بھی بڑھا چڑھا کر پیش کرنے کا خوب موقع ملا۔ اس طرح ۳۲ سال باہمی نفرت اور بے جا دوری میں گزر گئے۔ انگریزی تعلیم سے آراستہ حکمرانوں اور فرنگی استعمار کے مراعات یافتہ طبقہ کے سامنے جب بھی اسلامی نظام کے نفاذ کا مطالبہ آیا۔ انہوں نے دیوبندی' بریلوی' اہلحدیث اختلافات کی آڑ میں اسے مسترد کردیا۔ ۱۹۵۱ء میں علماء کے تمام مکاتب فکر نے جب ۲۲ نکات پر مشتمل متفقہ لائحہ عمل اختیار کرنے پر ایک دستوری آئیڈیل پیش کیا تو حکمران پس وپیش کرنے لگے۔

مسئلہ ختم نبوت کے لئے علماء کی متفقہ جدوجہد:-

حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری' سید مولانا ابوالحسنات قادری' مولانا محمد علی جالندھری داؤد غزنوی' قاضی احسان احمد شجاع بادی نے قادیانیت کے اسلامی دعوؤں کی قلعی کھولی تو ایک طویل عرصہ تک "جدید" تعلیم یافتہ طبقہ ان کے استدلال کو ماننے کے لئے تیار نہ ہوا۔ قادیانیوں کے پروپگنڈہ' اقرار ختم نبوت' تائید شعائر اسلام کے ایسے اثرات حکمرانوں کے قلوب میں سرائیت کر چکے تھے کہ وہ ایک لحہ بھی ان کے کفریہ عقائد' دجل وفریب سے آلودہ نظریات کی بناء پر انہیں کافر اور غیر مسلم ماننے پر تیار نہ ہوئے۔

بالآخر علماء کی ۹۰ سالہ کاوش اور سعی پیہم رنگ لائی اور ۱۹۷۴ء کی قومی اسمبلی میں ایک تحریک کے نتیجے میں مولانا مفتی محمود نے ان کے عقائد ونظریات ان کی کتابوں سے آشکار کر دیئے۔ مفتی محمود کی تائید وحمایت میں مولانا شاہ احمد نورانی مولانا معین الدین لکھنوی کے علاوہ ۲۹ اراکین کی ایک بڑی تعداد نے ہاتھ اٹھائے' مولانا مفتی محمود کا طرز

استدلال' انداز تقریر' قوت بیان اس قدر پر اثر اور دل میں اتر جانے والا تھا۔ کہ قادیانیوں کا اس وقت کا سربراہ مرزا ناصر بھی ان کے سامنے لاجواب ہوگیا۔ بالآخر انگریزی خوانوں اور دین سے کماحقہ' واقفیت نہ رکھنے والی اکثریت نے بھی اس کفر کو تسلیم کرکے انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ قادیانیوں کے کھلے کفر کا یہ وہ اقرار تھا۔ جس کی جدوجہد میں ہزاروں علماء اور مسلمان جام شہادت نوش کرچکے تھے جس کے اعلان کے جرم میں سینکڑوں علماء سالہا سال تک میانوالی' مچھ' لاہور' ملتان' ڈیرہ غازیخان' فیصل آباد کی جیلوں میں عمروں کی کئی کئی منزلیں گزار چکے ہیں۔

آپ حضرات ہی میں بہت سے افسران اور ممبران نے قادیانیوں کے اقلیتی حقوق کے تحفظ کے بہانے علماء کا راستہ روکا تھا۔ ان پر پابندیاں عائد کی تھیں۔ ان کے داخلے بند کئے تھے انہیں کافر کہنا تو درکنار ان کے عقائد سے آگاہ کرنے پر بیسوں مقدمات قائم کئے تھے علمائے حق نے اپنی شرعی ذمہ داری کے تحت کسی مداہنت کا اظہار نہ کیا تھا انہوں نے تمام مشکلات اور عواقب کو بصد خوشی قبول کرکے اسلام کے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے اسلاف کی سنت تازہ کردی عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ اسلام کا بنیادی مسئلہ تھا۔ لیکن پاکستان کے دین سے بے بہرہ اکثر حکمرانوں کو نظریہ پاکستان کی روشنی میں بھی اس کا قطعی احساس نہ تھا۔ انہیں اپنے عہدہ اور افسری کے باب میں مذہب اور عقیدہ کی سوچ سے بالکل تہی ہوکر سوچنے کا حکم دیا گیا تھا۔ ان کے سامنے دنیوی عہدہ کا احترام اسلام کی شرعی اور ایک مسلمان ہونے کے ناطے پیدا ہونے والی ذمہ داری سے کہیں زیادہ تھا۔

حکمرانوں اور ارکان دولت کے فرائض:-

اسلامی مملکت میں حکمرانوں کی سوچ اور فکر بلاشبہ مساوات کی آئینہ دار ہوتی ہے لیکن ایسا تو کسی حکومت میں نہیں ہوا کہ خود انہی کی مملکت کی بنیاد جس نظریہ پر رکھی گئی ہے اس کی بنیادیں کھودی جارہی ہوں۔ ان کے عقائد پر کلہاڑا چلایا جارہا ہے ان کی نئی نسل کو ان کے اسلامی عقائد سے برگشتہ کیا جارہا ہے۔ ان کے سامنے ان کے دین کی اصل شکل مسخ کی جارہی ہو۔ ان کے سامنے ایک نئے مذہب' نئی تہذیب اور نئی تمدن اور نئی معاشرت کا درس دیا جارہا ہو اور وہ رواداری اور اعتدال و مصلحت اور ملکی حالات کا بہانہ بنا

کر آسودہ خواب رہیں۔

خود اپنی موجودگی میں کفر کو اسلام کے لبادے میں پروان چڑھنے دیں ------ اگر یہ سب کچھ درست ہے تو پھر آپ کو ہندوؤں سے علیحدگی اختیار کرنے کی کیوں ضرورت پیش آئی پھر دو قومی نظریہ کو کیوں سینے سے لگایا گیا تھا۔ اگر ہندو علیحدہ مذہب اور الگ معاشرت کا علمبردار ہے تو اس طرح کوئی اور گروہ اسی طرح الگ مذہب معاشرت اور الگ عقائد ونظریات اپنائے اور پھر یہ سب کچھ ہندوؤں سے بھی آگے بڑھ کر اسلام کے نام پر کر رہا ہو تو ایسے موقع پر آپ کی خاموشی اس بات کا ثبوت نہیں کہ خود اسلام کی چودہ سالہ تصویر کو بدلنے میں ان کی معاونت کر رہے ہیں۔ آپ صرف ایڈمنسٹریشن کی آڑ میں غیر اسلامی افکار کو پنپنے کا موقع دے رہے ہیں کیا آپ نے نظریہ پاکستان سے وفاداری کا حلف نہیں دیا؟ کیا آپ کفر کو پھیلتا ہوا دیکھ کر بھی اس عہد کے ایفاء کے لئے کچھ نہیں کر سکتے۔ اگر اس کفر کے بالمقابل کوئی جماعت نبرد آزما ہو یا اسلام کے اس فریضہ پر عمل پیرا ہو' تو آپ حسب سابق بحران کا راستہ روکتے ہیں۔ ان کی خالص اسلامی جدوجہد کو فرقہ واریت تخریب کاری' فساد قرار دیتے ہیں۔

تاریخ اسلام کے دریچے میں جھانکنے والا ہر شخص جانتا ہے ۱۶ھ میں امیر المومنین سیدنا حضرت عمر فاروق ؓ کی فوجیں حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ کی قیادت میں ہزاروں کی تعداد ایران پر حملہ آور ہوئیں۔ ایرانی حکومت کا سرکاری مذہب زرتشت کے مطابق مجوسیت تھا۔ ایرانی حکومت کے ظلم وتشدد اور بربریت سے انسانیت ہار چکی تھی' سرمایہ داروں کے تکبر اور انانیت نے پورے ملک کے غریب عوام کو چکی کے دوپاٹوں کی طرح پیس کر رکھ دیا تھا۔ استبداد و جور کی سیاہ اندھیری میں فاروق اعظم ؓ نے عدل وانصاف اور رعایا پروری کا دیپ جلایا۔ دیکھتے ہی دیکھتے پورا ایران اسلام کے ظل عاطفت میں آگیا۔

امیر المومنین سیدنا فاروق اعظم ؓ کے فتح کئے ہوئے ایران میں آج سے تین سو سال پہلے اسماعیل صفوی جیسے حکمرانوں کی غداری کی وجہ سے شیعہ مذہب کے جرثومے پھوٹنا شروع ہوئے۔ ایران کے سنی علماء' مجتہد' مشائخ' سکالر' دانشور ارکان رواداری اور مصلحت کی لمبی لمبی چادریں تان کر آسودہ خواب تھے۔ ۹۵ فیصد سنی اکثریت طاقت کے ذریعے اقلیت میں تبدیل کر دی گئی۔ ایک ہزار سال کی اسلامی مملکت کے بعد ایران کی سیاسی ہیئت

تبدیل ہوگئی۔ امیر المومنین سیدنا فاروق اعظمؓ کے فتح کئے ہوئے ملک میں خود انہی کو کافر قرار دینے والے مسلط ہوگئے سنیت کو سینکڑوں برس میں ایسا کاری زخم پہلے کبھی نہ لگا تھا جیسا یہ زخم تھا' یوں تو سانحہ بغداد ابن علقمی نامی شیعہ کا سیاہ کارنامہ بھی کوئی اس صدمے سے کم نہ تھا لیکن پورے کا پورا ملک مسلم قومیت سے نکل کر شیعیت کے تصور میں گم ہوجائے۔ کفر طاقت کے ذریعے اسلام بن جائے ظلم کو انصاف شمار کیا جائے۔ ساری سلطنت ـــــ صحابہؓ دشمنوں کے آغوش میں چلی جائے تاریخ اسلام کا یہ پہلا واقعہ تھا۔

شیعہ مذہب دنیائے عالم کا وہ خطرناک اور زہر افشاں فتنہ ہے جس نے اسلام کے نام پر اسلام کی جڑیں کھودی ہیں اپنا تشخص اسلام ہی کے نام پر قائم کرکے اسلامی حکمرانوں کی سادگی' لاعلمی' کم مائیگی' فروتنی' مصلحت براری کا مذاق اڑایا ہے جس قوم کا تصور' توحید و رسالت' تصور قیامت وبعثت' تصور قرآن و سنت' تصور عقائد احکام' تصور معاشرت وتمدن اسلام سے بالکل جدا اور محمدی شریعت سے کوسوں دور ہو اس کی عیاری وار فتنہ پروری کی بہرحال داد دینی پڑتی ہے کہ وہ کیونکر ۱۴۰۰ سو سال سے امت محمدیہ کے ایک طبقے اور دیگر غیر مسلم اقوام میں خود کو بطور مسلمان متعارف کرانے میں کامیاب ہو چکا ہے۔

وہ گروہ تحریف قرآن اور تکفیر صحابہؓ کے علاوہ اسپین میں الزغل کے ذریعے اسلامی حکومت کو پارہ پارہ کرنے سانحہ بغداد برپا کرنے صلاح الدین ایوبی کے قتل کا منصوبہ بنانے سلجوقی اور فاطمی حکومتوں کو زیر و زبر کرنے میر صادق کے ذریعے سلطان ٹیپو کو قتل کرنے' میر جعفر کے ذریعے نواب سراج الدولہ کو راستے سے ہٹانے کے باوجود اپنے تئیں اسلام کا بہی خواہ قرار دینے میں شرم محسوس نہیں کرتا۔

شام اور ایران میں شیعہ حکومتوں کا قیام:-

۱۲ھ میں حضرت اسامہ بن زیدؓ کی فوجوں نے ملک شام پر چڑھائی کی۔ صحابہ کرامؓ نے پہلے ہی معرکے میں شام سے عیسائیت کو رخصت کرکے اسلامی حکومت قائم کی۔ پھر ۱۹ سال تک شام ہی حضرت معاویہؓ کا پایہ تخت رہا۔ اسی جگہ پر سینکڑوں اسلامی حکومتیں قائم ہوئیں۔ لیکن ایک ہزار سال بعد جب پھر سنی غفلت کا شکار ہوا۔ حکمرانوں اور ارکان دولت نے اپنے ہی مذہب سے پہلو تہی کی۔ علماء اور مشائخ اپنے تشخص اور مسلک کو دوسرے

درجہ کی ضرورت قرار دینے لگے تو صحابہ کرامؓ کے فتح کئے ہوئے اسی ملک شام پر بھی شیعہ حکومت ----- قائم ہو گئی۔

آج بھی وہاں حافظ الاسد شیعہ کے نصیری فرقہ کا علمبردار برسراقتدار رہے اس کے دور میں ہزاروں سنی علماء اور لاکھوں حساس افراد طرح طرح کی اذیتیں دے کر ذبح کردیئے گئے۔ آج دنیا کے تمام ممالک میں سنی شامی علماء کی بڑی تعداد آپ کو ملے گی۔ جو حافظ الاسد کے ظلم وبربریت کا شکار ہو کر دنیا بھر میں اپنی بے حسی کا رونا رو رہے ہیں ایران اور شام اکثریتی سنی آبادی والے ممالک تھے' لیکن اہلسنت کی غفلت نے آج ان کو ذلت و رسوائی اور حقارت ونفرت کے ایسے گرداب میں ڈال دیا ہے کہ ان کی فریاد سننے والا کوئی نہیں۔

ایرانی انقلاب کو دنیا بھر میں برآمد کرنے کے لئے جس قدر زور صرف کیا جارہا ہے میں اور آپ اس کا تصور نہیں کرسکتے۔ ۶ / اگست ۱۹۹۰ء سے پہلے تک پاکستان کی قومی اسمبلی میں ۴۳ صوبائی اسمبلیوں میں ۸۳ اور وفاقی کابینہ میں ۱۷وزارتوں پر شیعہ فائز تھے خود وفاقی حکومت کی سربراہ بے نظیر اور سینئر وزیر نصرت بھٹو ایرانی النسل شیعہ تھیں ان کے دور میں سیکرٹری داخلہ ایس کے محمود' سیکرٹری دفاع اجلال زیدی شیعہ تھے۔

ایسے ملک میں جہاں ۹۷ فیصد سنی اور پونے دو فیصد شیعہ آبادی ہو وہاں کلیدی عہدوں پر اتنی بڑی تعداد میں شیعہ کا تسلط آپ کے ملک کی بنیادی حیثیت ہی کو تبدیل کرنے کی سازش تو نہیں؟ کیا اس قدر غفلت اور کاہلی کے بعد وقت تو نہیں آجائے گا۔ جب اہلسنت کے اس عظیم ملک کو شیعہ قرار دیکر شام کی طرح یہاں کے لاکھوں سنی علماء مشائخ اور نامور زعماء کو صفحہ ہستی سے مٹادیا جائے گا؟

آپ جس گھر کے باسی ہیں اسی پر ڈاکہ ڈالا جارہا ہے اس کی ناموس خطرے میں ہے اسی کا تقدس بین الاقوامی سازشوں کی زد میں ہے وہی متاع حیات جسے عقیدہ اور مسلمان کی آخری امید کہا جاتا ہے۔ وہ لٹنے اور ضائع ہونے کے قریب ہے آپ کا دشمن ہر جگہ ہر سوسائٹی اور ہر ڈیپارٹمنٹ میں اپنے مذہب کے فروغ میں اس قدر متعصب ہے کہ آپ سوچ نہیں سکتے ہیں۔ آپ کے پاک وطن پر دشمن شب خون مارنے کے لئے پر تول رہا ہے۔ اس خطرے کی گھنٹی کو محسوس کرنا آپ کا دینی اور قومی فریضہ ہے۔

ایران میں آج بھی ۳۵ فیصد اہلسنت ہیں۔ ۴۶ ملین کل آبادی میں ۱۶ ملین سنی عوام ہیں لیکن کوئی سنی ایران کا صدر اور وزیراعظم' سپیکر' وزیر' جج اور پارلیمنٹ کا ممبر نہیں بن سکتا۔ ایران کے نئے آئین کی دفعہ ۱۲ کی رو سے ایران کے کسی کلیدی عہدے پر کوئی سنی براجمان نہیں ہو سکتا۔ نہ صرف عہدیداروں کا تفاوت بلکہ اقلیتی آبادی کی بے بسی کا عالم یہ ہے کہ تہران جیسے شہر میں جہاں ۵ لاکھ سنی آباد ہیں کسی سنی کو نہ تو مسجد بنانے کی اجازت ہے نہ مدرسہ و مکتب ۳۵ فیصد سنی آبادی کے ملک میں ۶۳ فیصد شیعہ آبادی کس قدر حساس ہے' شیعہ نے ان کو کیا حقوق دے رکھے ہیں؟ شیعہ اپنے مذہب میں کس قدر متعصب اور حساس ہیں اس بات کا اندازہ آپ ایرانی پارلیمنٹ کے سنی ممبر کے صاحبزادے اور مجلس اہلسنت ایران کے رہنما علی اکبر مولا زادہ کے درج ذیل تازہ انٹرویو سے کر سکتے ہیں۔ جو سنگا پور سے شائع ہونے والے رسالے Impact International میں شائع ہو چکا ہے۔

ایران میں اہل سنت پر مظالم کی داستان خونچکاں

ایران میں سینوں کی حالت شاہ کے دور اقتدار میں بھی کچھ زیادہ اچھی نہ تھی۔ لیکن نام نہاد اسلامی انقلاب کے بعد مزید ابتر ہوتی گئی۔ ہم نے شاہ کے خلاف ایجیٹیشن میں شیعہ سنی سے لیکر ازبری' بلوچی کرد' ترکمان' اور دوسری قومیتوں اور لسانی گروہوں میں اختلافات کی نفی کرتے ہوئے شاہ کے خلاف جناب خمینی کا ساتھ دیا۔ خمینی نے ہم سے وعدہ کیا تھا کہ یہ انقلاب خالص اسلامی ہوگا۔ انقلاب کی کامیابی کے بعد تمام فرقوں کو مذہبی اور شہری آزادی دی جائے گی۔ لیکن شاہ کا اقتدار ختم ہونے کے فوری بعد انقلابی لیڈروں نے ہمارے ساتھ دغا کیا۔ خمینی کی رہنمائی میں تیار کردہ جمہوریہ ایران کے آئین میں شیعہ ازم کو سرکاری مذہب کی حیثیت دے دی گئی اور مملکت کے رہنما اصولوں میں جمہوریہ ایران کو اسلامی مملکت کی بجائے شیعہ سٹیٹ قرار دیا گیا۔ اس کے ساتھ ستم یہ کہ مملکت کے پالیسی ساز اداروں سے سینوں کو مکمل طور پر نکال دیا گیا اس وقت ایران میں سینوں کو غیر مسلم اقلیتوں یہودی عیسائی آرمینائی اور زرتشتی کے برابر حقوق حاصل نہیں ہیں عملی طور پر سینوں کو ان غیر مسلم اقلیتوں سے بھی کم حقوق حاصل ہیں۔ آئینی حقوق سے محروم کرنے کے ساتھ ساتھ سنی اکثریتی علاقوں کو تشدد کی پالیسی کے ساتھ کچل دیا گیا ہے۔ اس مہم میں

سب سے پہلے کردستان کی سنی اکثریت کو نشانہ بنایا گیا۔ وہاں ایک چھوٹی سی کمیونسٹ ایجنسی کو ہوا دی گئی۔ پھر اسے بہانہ بنا کر کردوں (سنیوں) کے خلاف ایک خوفناک جنگ کا آغاز کر دیا گیا۔ اس مہم کے دوران کردستان کے دیہاتوں میں نیپام بم پھینکے گئے سینکڑوں کرد قصبات اور سنی آبادی والے مراکز کو تباہ و برباد کر دیا گیا۔ سینکڑوں مرد عورتیں' بچے شہید کر دیئے اور ہزاروں بے گناہ معصوم سنی بچیوں کی بے حرمتی کی گئی۔ شیعہ ملاؤں نے اس سنی کش مہم کو جاگیرداروں کے خلاف جنگ قرار دیا۔ اسی طرح بندر لنگہ میں سنی کش مہم میں منصوبہ بندی کے تحت جمعہ کی نماز کے اجتماع میں اندھادھند فائرنگ کی گئی۔ جس سے بیس سے زائد سنی نوجوان شہید ہو گئے۔ سنی اکثریت کے علاقہ ترکمان صحرا پر مسلح حملہ کے دوران پورے علاقے کا محاصرہ کر لیا گیا۔ کوئی مرد عورت بچہ گھر سے نکلتا گولیوں سے چھلنی کر دیا جاتا' سنی اکثریتی صوبہ بلوچستان کے دارالخلافہ زاہدان کو انقلابی دہشت اور تشدد کا خصوصی نشانہ بنایا گیا۔ شہر میں بلا جواز کرفیو لگا کر خون کی ہولی کھیلی گئی۔ اس سنی کش مہم میں سو سے زائد نوجوان شہید اور ہزاروں زخمی ہوئے بد قسمتی سے ہمیں ایک ایسی قیادت سے واسطہ پڑا ہے جو اس بات پر یقین رکھتی ہے کہ ہماری حکومت ہی مذہبی طور پر جائز ہے تقیہ اس حکومت کے رہنماؤں کے عقائد میں شامل ہے جس کے مطابق اپنے مذہبی عزائم کے حصول کے لئے جھوٹ بولنا' حقیقت کو چھپانا یا فریق ثانی کو دھوکا دینا انتہائی پارسائی اور تقویٰ ہے۔

میرے والد مرحوم مولوی عبدالعزیز اور علامہ احمد مفتی زادہ قانون ساز اسمبلی کے سنی ممبر تھے انہوں نے سنیوں کے جائز حقوق کی تلفی اور ان کے کربناک مسائل کی آواز اسمبلی میں اٹھائی مسٹر خمینی کے ساتھ ذاتی ملاقاتوں میں بھی سنیوں کی مشکلات کا جائزہ پیش کیا لیکن کوئی خاطر خواہ نتیجہ برآمد نہ ہوا۔ میرے والد کی تقریر اسمبلی ریکارڈ میں موجود ہے جس میں انہوں نے شیعہ قیادت سے اپیل کی تھی۔ کہ مسلمانوں میں تفرقہ نہ ڈالے اور سنیوں کو ان کے جائز حقوق سے محروم نہ کرے' ورنہ یہ انقلاب بھی آخر کار شاہ کے انجام سے زیادہ مختلف نہ ہوگا۔ ہم نے محسوس کیا کہ سنیوں کے خلاف تمام کارروائی کے پیچھے خمینی کا ہاتھ ہے میرے والد اور علامہ مفتی زادہ کو سنی حقوق کی آواز بلند کرنے پر اسمبلی کی رکنیت سے برخاست کر کے جیل میں ڈال دیا اور جیل میں ان پر تشدد کی انتہا کر دی گئی' کئی سنی

رہنماؤں کو پاسبان انقلاب کے ہاتھوں بلاجواز شہید کرا دیا گیا۔ دیگر سنی رہنماؤں مولوی عبدالمالک مولوی عبدالعزیز الزہری ناصر سبحانی مولوی ابراہیم دانائی اور مولوی نذر محمد کو سنی کش مہم کے خلاف آواز اٹھانے پر جیل میں انتہائی دردناک تشدد کا نشانہ بنایا گیا۔

انقلاب ایران کے بعد ہم پر جلد یہ بات واضح ہونے لگی۔ کہ انقلاب کی شیعہ قیادت صفوی کی مذہبی پالیسی کی پیروی کر رہی ہے تین صدی قبل ایران ایک اکثریتی سنی مملکت تھا جونہی شاہ اسمائیل صفوی نے اقتدار پر قبضہ کیا۔ اس کی فوجوں نے جہاں تک ممکن ہوسکا لاکھوں سینوں کو تہہ تیغ کیا۔ ایران کے وسطی علاقوں کو جہاں پر سنی اکثریت تھی۔ مکمل طور پر سنی آبادی سے پاک کر دیا۔ یہی وجہ ہے کہ ایران میں سنی آبادی صرف دور دراز پہاڑی اور ریگستانی صوبوں تک محدود ہے اس وقت ان علاقوں میں صفوی فوجیں سفری مشکلات کے باعث نہ جا سکی تھیں۔

موجودہ دور کے صفیوں و شیعہ قیادت نے ایران کے نوجوان سینوں کو ختم کرنے، شیعہ بنانے اور انہیں جلاوطن کرنے کا تین نکاتی پروگرام تشکیل دیا ہے اس پروگرام کی تکمیل پر عورتیں اور بچے خود بخود شیعہ قیادت کے زیراثر آجائیں گے۔ اس پروگرام کے پیچھے ایران کو سو فیصد شیعہ سٹیٹ بنانے کا جنونی جذبہ کار فرما ہے اگرچہ یہ پروگرام عراق کے ساتھ جنگ چھڑنے کی وجہ سے عارضی طور پر سرد خانے میں چلا گیا تھا لیکن اب جنگ کے اختتام کے بعد حکومت دوبارہ ایک نئے جوش وجذبہ کے ساتھ اس پالیسی پر واپس آرہی ہے اس وقت ایک بھی وزیر نائب وزیر سفارت کار، فوجی افسر، عدالت کا جج، گورنر جنرل کارپوریشن یا بلدیہ کا چیئرمین سنی نہیں ہے حتیٰ کہ سنی علاقوں میں بھی مذہبی پیشوا، شیعہ اور سنی ان کے پیچھے نماز پڑھنے پر مجبور ہیں، کچھ دفاتر آئینی طور پر صرف شیعہ کے لئے مخصوص ہیں، کئی دفاتر پر حکومتی افراد نے عملی طور پر اپنی اجارہ داری قائم کی ہوئی ہے۔ ملک کا شعبہ نشرواشاعت شیعہ عقائد و نظریات پھیلانے کی پالیسی پر عمل کرتے ہوئے سینوں اور اسلام کے خلاف تحریک چلا رہا ہے اس میں مسلمانوں کی مقدس ہستیوں پر رکیک حملے اس تحریک کا حصہ ہیں اصحاب ثلاثہ، ابوبکرؓ عمرؓ عثمانؓ اور آنحضور ﷺ کی بیویوںؓ پر کھلے عام تبرا اور ان کے خلاف یک طرفہ پروپیگنڈہ کیا جاتا ہے۔

پرائمری سے یونیورسٹی درجے کی تعلیمی اور نصابی کتابیں شیعہ ازم کے نظریات کو

فروغ دے رہی ہیں۔ شیعہ ازم کے علاوہ ہر نظریہ کو خارج از نصاب قرار دیا گیا ہے اس کے ساتھ اصحابؓ اور رسول ﷺ کے خلاف طبری کی ۰۰ سرائی کر ''' کے ساتھ نصاب میں شامل کیا گیا ہے۔

سنی طلبہ پر یونیورسٹی تعلیم کے دروازے مکمل طور پر بند کردیئے گئے ہیں زاہدان یونیورسٹی جو بلوچستان کی ۹۰ فیصد سنی آبادی کی واحد یونیورسٹی ہے اس میں دو ہزار طلبہ میں صرف ۹ سنی طلبا داخل ہیں۔ سینوں کو اپنے عقائد کی تشریح یا اشاعت کے لئے کوئی کتاب' اخبار' کتابچہ' رسالہ' شائع کرنے کی قطعاً اجازت نہیں ہے حتی کہ صرف سینوں کی حد تک بھی اس کا اہتمام نہیں کیا جاسکتا۔ جس کسی نے بھی ایسا کرنے کی کوشش کی اسے پابند سلاسل کردیا گیا۔ کاروبار کو فروغ دینے کے لئے بنک کے قرضے' لائسنس زرعی اور صنعتی منصوبے صرف شیعوں کے لئے وقف ہیں حتی کہ سنی اکثریتی علاقوں میں بھی سینوں کو یہ سہولتیں میسر نہیں ہیں- اہل اقتدار لڑاؤ اور حکومت کرو کی پالیسی پر عمل پیرا ہیں' سینوں کو سینوں سے ہی لڑایا جا رہا ہے۔ حکومت تمام سنی قبائل کو آپس میں لڑنے کے لئے اسلحہ فراہم کر رہی ہے تہران کے اکثریتی سنی علاقوں میں ایک منصوبے کے تحت شیعہ کی آباد کاری کا کام بڑے زور سے جاری ہے سنی اکثریتی علاقوں کو اقلیتی علاقوں میں بدلا جا رہا ہے اس پالیسی کے تحت سنی نوجوانوں کی پاکستان یا گلف میں نقل مکانی کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے سنی رہنما کی تمام کوششوں اور صدائے احتجاج کو جو انہوں نے ان ایزا رسانیوں اور ناانصافیوں کے خلاف کی ہے کو سختی کے ساتھ کچل دیا گیا ہے۔ اب ایسا کوئی طریقہ ان کے پاس نہیں کہ وہ اپنی آواز کو ایران کے اندر دوسروں تک پہنچا سکیں۔ کیونکہ نشرواشاعت مشینری پر شیعہ ملائیت کا کنٹرول ہے۔

علی اکبر مولا زادہ کے چونکا دینے والے انکشافات کے بعد ایران کی جیل سے ایک مظلوم سنی کی فریاد کی صدائے بازگشت بھی بین الاقوامی ذرائع ابلاغ کے ذریع دنیا تک پہنچ چکی ہے اس چیخ وپکار پر ہمیں کیا کرنا چاہئے۔ سنی افسران کا رویہ کیا ہونا چاہئے۔ ۴۲ سنی ممالک کے حکمرانوں اور ارکان دولت پر لازم ہے کہ غفلت کی چادر اتار کر ایران کے مظلوم اہلسنت کے لئے آواز بلند کریں۔

ایران کی جیل سے لکھے گئے خط کے مندرجات ملاحظہ فرمائیں۔

ایرانی اہلسنت کے متعلق باہر کے مسلمان بہت کم جانتے ہیں کہ اصل میں انکی حالت کیا ہے؟ شاہ کے دور میں وہ کس حال میں تھے؟ اور انقلاب کے بعد وہ کس حال میں ہیں؟

اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ باہر کے پریس خواہ مسلمانوں کے زیر نگین ہوں یا غیر مسلمانوں کے' سب ہی نے ان کی حالت زار کو نظرانداز کیا ہے' غیر مسلمانوں کی عدم دلچسپی کی وجہ تو نمایاں ہے' لیکن مسلمان اہل علم و قلم نے اس سلسلے میں بے حسی کا جو مظاہرہ کیا ہے اسلامی تاریخ میں اس کی نظیر نہیں ملتی۔ روس ہو' برما ہو یا فلسطین' کشمیر ہو یا افغانستان' انڈیا ہو یا اری ٹیریا' جہاں بھی مسلمان رہتے ہیں جب انھیں ظالموں نے ستم کا نشانہ بنایا تو ان کی صدائے مظلومیت سن کر عالم اسلام جاگ اٹھا۔ مسلمانوں کے ضمیر بیدار ہوگئے۔ ہر سطح پر ان کی حمایت و معاونت کی گئی۔ لیکن بدقسمت ہیں ایران کے ۳۵ فیصد سے زائد سنی مسلمان کئی سالوں سے ظلم و ستم کی چکی میں پسنے کے باوجود آج تک کسی مسلمان اور غیر مسلمان نے ان سے اظہار ہمدردی اور ان کی معاونت تو کجا ان کی طرف اشارہ تک نہیں کیا پتہ نہیں ان کی بدقسمتی ہے یا عالم اسلام اور مسلمانوں کی مجرمانہ غفلت خدا معلوم انھیں کس کی نظر کھا گئی ہے ایران کے اہلسنت فتح ایران سے لیکر دسویں ہجری تک اپنی بساط کے مطابق اسلام اور مسلمانوں کی خدمات انجام دیتے رہے' موجودہ دور کے درس نظامی کی الف ب سے لیکر انتہا تک یا بالفاظ دیگر نحومیر سے لیکر بخاری تک کی اکثریتی درسی کتب ایرانی اہلسنت علماء کی خدمات جلیلہ اور عظمت کا بین ثبوت ہیں۔

تفسیر میں' اصول تفسیر' اصول حدیث' اصول فقہ' ادب بلاغت تاریخ' لغت' سیرت' مغازی' طب' ریاضی سائنس غرض اسلامی و عصری علوم و فنون میں ایران کے سنی اہل علم نے عالم اسلام کیلئے شاندار خدمات سرانجام دی ہیں دنیا کا کوئی کتب خانہ ان کی کتابوں سے خالی نہیں۔ لیکن تماشا دیکھئے کہ آج انہی اہل علم کی سرزمین تہران میں' کرمان مشہد' غرض کسی شہر میں بھی ان کے نیاز مندوں کو' ان کے بچوں کو مسجد بنانے کی بھی اجازت نہیں۔

آج اسلامی ممالک میں خاص طور پر پاکستان کے بہت سے اہل علم اور علامہ بھی ہم سے پوچھتے ہیں' کیا واقعی ایران میں اہل سنت بھی رہتے ہیں؟ راقم الحروف نے انقلاب ایران کے تین سال بعد پاکستان میں صوبہ پنجاب کی ایک اہم اور معروف دینی درس گاہ میں داخلہ لیا ایک استاد کو جب پتہ چلا کہ میں ایرانی ہوں تو تعجب سے پوچھنے لگے آپ سنی ہیں یا

شیعہ؟ میں نے کہا کیا آپ کو میرے سنی ہونے میں شک ہے؟ فرمانے لگے ایران تو شیعوں کا ملک ہے وہاں سنی کہاں؟ مجھے بہت تعجب ہوا۔ ایک اہل علم' ایک معروف دینی درسگاہ کا استاد جن کتابوں کو پڑھاتا ہے ان کے مصنفین سب ایرانی سنی پھر بھی یہ سوالات' جب میں نے غور کیا تو ان کو حق بجانب رکھا سمجھا۔ کیونکہ ایک زمانہ وہ تھا کہ ایشیاء افریقہ حتیٰ کہ یورپ کے طلبہ نے علمی پیاس بجھانے کے لئے ایران کا رخ کیا ہے اصل میں انہیں تعجب اسی پر ہونا چاہئے تھا لیکن عصر حاضر کے بیشمار مسائل نے لوگوں کو ایسا الجھا دیا ہے کہ مقصد اور ہوتا ہے زبان سے نکلتا کچھ اور ہے۔

ایران کے اہلسنت کے متعلق سب خاموش رہے اور ہیں علماء کرام نے ان کی طرف توجہ دی نہ دانش وروں نے کوئی نوٹس لیا۔ نہ اہل قلم وصحافت نے اس مسئلے میں دلچسپی لی۔ ارباب سیاست کی تو کیا پوچھئے' بہت سے اہل علم وسیاست اور دینی وسیاسی تنظیموں کے ذمہ دار حضرات سے جب ہم نے اس سلسلے میں رابطہ کیا اور بات چیت کی تو کہنے لگے ہمیں تو خبر نہیں آپ ہمیں لکھ کر دے دیں اور ہم سے رابطہ رکھیں ہم حکومتی اور عوامی سطح سے آواز اٹھائیں گے لیکن۔

اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

بہت سے اخبارات اور جرائد کے دروازوں پر بھی دستک دی ہر جگہ سے یہی جواب ملا کہ اے بھائی صبر کریں' حالات سازگار نہیں' ایران کے بارے میں لکھنا منع ہے' صبر کریں' حالات ٹھیک ہوں گے اور ——— اور کئی ایک نے تو ابتداء ہی سے منفی جواب دے کر مایوس کیا۔ اب ہم ایک بار پھر جسارت کر کے ان سطور کی اشاعت کے لئے آپ کو زحمت دیتے ہیں اور آپ کی وساطت سے اپنے مسلمان بھائیوں سے چند سوالات کرتے ہیں امید ہے کہ قارئین کرام ہمارے ان سوالات پر غور کر کے اظہار ہمدردی فرمائیں گے' یا اپنے طور پر اپنے پسندیدہ مجلات وجرائد کو ایک ہی خطبہ کے ذریعے اپنے فریضے کی طرف توجہ دلائیں گے۔ کیا آپ کو معلوم ہے کہ صفوی اور دور حکومت سے قبل ایران کی اکثریت ۹۵ فیصد اہلسنت والجماعت تھی!

۳:۔۔۔ کیا آپ کو علم ہے کہ موجودہ ایران میں ۳۵ فیصد اہلسنت رہتے ہیں۔

۴)۔۔۔ کیا آپ کو معلوم ہے کہ ۳۵ فیصد اہلسنت ایران میں اپنے تمام جائز حقوق سے محروم ہیں؟

۵)۔۔۔ کیا آپ کو معلوم ہے کہ موجودہ "شیعہ حکومت" نے اہلسنت کی بہت سے مساجد اور مدارس بند کر دیئے ہیں؟

۶)۔۔۔ کیا آپ کو معلوم ہے کہ ایرانی دارالحکومت تہران میں ۵ لاکھ اہلسنت مسجد بنانے سے محروم ہیں؟

۷)۔۔۔ کیا آپ کو خبر ہے کہ "بندر لنگا" شہر کی جامع مسجد پر جمعہ کے دن ایرانی پاسداران انقلاب نے نماز کے وقت حملہ کر کے ۳۲۰ سے زائد سنیوں کو شہید اور کئی ایک کو زخمی کیا اور محراب کو گولیوں کا نشانہ بنایا؟

۸)۔۔۔ کیا آپ کو اطلاع نہیں کہ انقلاب کے بعد سنی صوبہ کردستان پر ہیلی کاپٹروں اور بمبار طیاروں سے ہم وطنوں کو بے دردی سے تہ تیغ کیا گیا اور ہزاروں مسلمانوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا۔

۹)۔۔۔ کیا آپ کو یاد نہیں کہ انقلابی گارڈ کے جیالوں نے جنہیں مسٹر خمینی بیٹے کا خطاب دیا کرتے تھے اہلسنت کے علاقے "ترکمان صحرا" میں گھس کر عام و خاص کو قتل کیا؟

۱۰)۔۔۔ کیا آپ کو خبر نہیں کہ اہلسنت کے بے شمار نوجوانوں کو شیعہ انقلابی حکومت نے منشیات فروش مخالف انقلاب مفسد فی الارض قرار دے کر تختہ دار پر لٹکایا ہے؟

۱۱)۔۔۔ کیا آپ کو معلوم ہے کہ اہلسنت ایران کے بڑے رہنما علامہ احمد مفتی زادہ صوبہ خراسان کے شیخ الاسلام علامہ محی الدین صوبہ بلوچستان ایران کے بے باک اور مشہور رہنما مولانا نذر محمد سابق ممبر قومی اسمبلی (خمینی کے دور میں) اہلسنت کی عظیم علمی شخصیت مولانا ڈاکٹر احمد میزمن اور بہت سے اہل علم آج تک "اسلامی جمہوریہ" ایران کے خفیہ جیل خانوں میں موت وحیات کی زندگی گزار رہے ہیں؟

۱۲)۔۔۔ کیا آپ جانتے ہیں ۳۵ فیصد اہلسنت میں سے پورے ایران میں ایک وزیر ایک جرنیل ایک گورنر اور کوئی بھی بڑے یا درمیانے درجے کا عہدیدار نہیں ہے؟

۱۳)۔۔۔ کیا آپ کو معلوم ہے کہ پرائمری سے لیکر یونیورسٹی تک تمام سنی بچے شیعہ فقہ و نظریات کے مطابق تعلیم حاصل کرتے ہیں حتیٰ کہ سنی اکثریت والے صوبوں میں بھی بچے

شیعہ تی ہیں؟
۱۴)..... آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ آپ کے پڑوسی ملک ایران میں مسلمان سنی ۳۵ فیصد ہونے کے باوجود اپنے تمام اقتصادی مذہبی اور تعلیمی حقوق سے محروم ہیں اور وہ بھی ان ہی لوگوں کی طرف سے جو دس سال سے زائد عرصہ ہوا ہے اپنے (نام نہاد) اسلامی شعارات اور وحدت و اتحاد کے نعروں سے عالم اسلام کے کانوں کو بہرہ کر رہے ہیں اور ان کے پیشوا خمینی کا قول ہے "شیعہ سنی بھائی بھائی" ہیں جو ان میں اختلاف ڈالے نہ شیعہ ہے نہ سنی بلکہ استعماری قوتوں کا ایجنٹ ہے" آپ پر فرض ہے کہ ایران کے حکمرانوں سے استفسار کریں کہ آپ جو شیعہ اور سنی میں اختلاف کے بانی ہیں اور اہلسنت کو تمام حقوق سے محروم کر رہے ہیں کس کے ایجنٹ ہیں اور یہ سب کچھ کس کے اشارے اور ایماء پر کر رہے ہیں؟ آخر میں ہم شیعہ سے بھی التماس کرتے ہیں کہ ناانصافی اور ظلم کا راستہ چھوڑ دیں اور آیت اللہ شریعت مدار، قطب زادہ بنی، صدر، شیخ علی اور اخیر میں آیت اللہ منتظری (خمینی کے جانشین) کے حالات سے سبق سیکھیں"

○..... مذکورہ بالا کوائف سے آپ بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں ایران کا دستور ایسے رہنما کی نگرانی اور حکم سے ترتیب دیا گیا تھا۔ جس کے ان نعروں نے دنیا بھر کے مسلمانوں کو دھوکہ دیا اور اہل اسلام اسے اسلامی رہبر سمجھنے لگے۔

○..... جو شیعہ اور سنی میں تفریق کرتا ہے وہ نہ شیعہ ہے نہ سنی۔

○... لا شرقیہ و لا غربیہ اسلامیہ اسلامیہ

نعروں اور اعلانات کی حد تک تو یہ فریب چل گیا، لیکن جب عملی طور پر قانون سازی اور دستوری تدوین کا وقت آیا تو مجلس خبرگان وپارلیمنٹ کا ایک ممبر بھی سنی برداشت نہ کیا جا سکا۔ پھر ایسی سنی اقلیت جس کی آبادی خود ایرانی مردم شماری کے مطابق ۱۶ ملین یعنی پونے دو کروڑ تسلیم کی گئی۔ معلوم ہوتا ہے کہ شیعہ کی رواداری اور تقیہ کے طور پر قائم ہونے والی مصلحتوں کی مثال دلچسپی کے لئے نذر قارئین ہیں خمینی اپنی کتاب میں لکھتا ہے۔

جو شخص بطور تقیہ (دھوکہ دینے کے لئے) سنی کے پیچھے نماز پڑھے گا اس کو پانچ گنا نماز کا زیادہ ثواب ملے گا۔ (توضیح المسائل خمینی)

معزز قارئین! سپاہ صحابہ پاکستان جب یہ کہتی ہے کہ پاکستان میں صرف وہ حقوق دیئے جائیں جو ایران میں اہلسنت کو حاصل ہیں۔ تو اس کو فرقہ واریت قرار دے دیا جاتا ہے پاکستان میں شیعہ کی آبادی کا تناسب کیا ہے؟ اس میں پاکستان کے چار صوبوں کی آبادی کے اعتبار سے صرف ڈھائی فیصد اقلیت ہر بستی ہر قریہ' ہر شہر میں اپنا عبادت خانہ 'اپنا گھوڑا' اپنا خنجر لہرانے کے لئے سارا سال جدوجہد کرتی رہتی ہے کسی بازار یا چوک میں اگر اہلسنت اپنے حقوق اور آبادی کی وجہ سے حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ حضرت عثمانؓ نام آویزاں کر دیں تو شیعہ محرم کے جلوس کے موقع پر وہاں آکر رک جاتا ہے اس کا مطالبہ ہوتا ہے کہ پہلے یہ کتبہ اتارا جائے حیرت ہوتی ہے جو سنی اکثریت آپ کے گھوڑے' خنجر بردار' جلوس' دلدل اور بے ہنگم اجتماع کو برداشت کرتی ہے اس کی برگزیدہ شخصیات کا یہ لوگ نام تک برداشت نہیں کرتے اور آپ بھی کہتے ہیں بورڈ اتار لینے میں کیا حرج ہے یہ نہیں کہتے کہ نیچے یا قریب سے گزر جانے میں کیا حرج ہے کیا اقلیت کے حقوق اس قدر زیادہ ہو گئے ہیں کہ اکثریت کے اسلاف کو گالیاں دی جائیں تو وہ چپ رہیں' اکثریت کے بازاروں کو بے ہنگم جلوسوں اور قابل اعتراض نعروں سے بھر دیا جائے تو وہ خاموش رہیں۔

- ○..... آپ اسی طرح کے حقوق کی بات کرتے ہیں؟
- ○..... آپ کب تک اکثریت کے حقوق کو تشدد کے ذریعے دبا سکیں گے؟
- ○..... کب تک مجبور آوازیں دبی رہیں گی؟
- ○..... کب تک اقلیت کی غیر شرعی کارروائیوں کو خاموشی سے برداشت کیا جائے گا؟

دنیا کے کسی مذہب میں کسی بزرگ کو گالی دینا عبادت ہو ایسا مذہب بھی آپ نے کبھی دیکھا یا سنا۔

آیئے ہم آپ کو شیعہ مذہب کی اسلام دشمنی اور صحابہ کرامؓ کی مخالفت پر مشتمل چند تحریروں سے واقف کرانا چاہتے ہیں۔

اس سے پہلے شیعہ کے علیحدہ مذہب' معاشرت' کا ذکر بھی ضروری ہے تاکہ دو قومی نظریہ کی روشنی میں اگر ہندوؤں' سکھوں' سے علیحدگی اختیار کی جا سکتی ہے۔ تو ان کے عقائد سے بھی زیادہ بدترین عقائد و افکار کی حامل قوم سے یگانگت اور وحدت کس قاعدے اور ضابطے کے تحت روا ہے۔

خمینی اس کے پیشواؤں اور پاکستانی حواریوں کے وہ کون سے نظریات تھے جن کی تردید کے جرم میں مولانا حق نواز کو شہید کیا گیا:-

اصحاب رسول کے بارے میں خمینی کا نظریہ:-

اگر بالفرض قرآن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کے لئے امام (یعنی حضرت علی) کا نام بھی ذکر کر دیا جاتا تو یہ کہاں سے سمجھ لیا گیا کہ اس کے بعد امامت وخلافت کے بارے میں مسلمانوں میں اختلاف نہ ہوتا۔ جن لوگوں نے (ابوبکرؓ عمرؓ) حکومت وریاست کی طمع ہی میں برسہا برس سے اپنے کو دین پیغمبر اسلام سے وابستہ کر رکھا تھا اور جتھا بنا رکھا تھا جو اسی مقصد کے لئے سازش اور پارٹی بندی کر رہے تھے ان سے ممکن نہیں تھا کہ قرآن کے فرمان کو تسلیم کر کے اپنے مقصد اور اپنے منصوبے سے دست دراز ہو جاتے جس حیلے اور جس پینترے سے بھی ان کا مقصد (یعنی حکومت واقتدار) حاصل ہوتا وہ اس کو استعمال کرتے اور بہر قیمت اپنا منصوبہ پورا کرتے (کشف الاسرار ص ۱۱۳/ ۱۱۴)

خمینی نے ص ۱۱۷ پر مخالفت عمر با قرآن کا باب قائم کر کے آخر میں حدیث قرطاس کا ذکر کیا ہے اس سلسلہ کلام میں عمر فاروق اعظم کی شان میں ان کے آخری الفاظ یہ ہیں۔

"این کلام یاوہ کہ از اصل کفر و زندقہ ظاہر و زندقہ ظاہر شدہ مخالفت است با آیت از قرآن کریم"

(کشف الاسرار ص ۱۱۹) از خمینی

اس جملہ میں حضرت فاروق اعظم کو صراحتاً کافر و زندیق قرار دیا گیا ہے۔

ملک مقرب یا نبی آئمہ کے مقام کو نہیں پہنچ سکتا:-

عبارت ہمارے ضروریات مذہب میں یہ بات داخل ہے کہ کوئی بھی آئمہ کے مقام معنویت تک نہیں پہنچ سکتا۔ ص ۴۰ (حکومت اسلامی) از خمینی

ابوبکرؓ و عمرؓ نے بہت سے معاملات میں حضور مخالفت کی:-

عبارت پہلے دو خلفاء نے اپنی شخصی و ظاہری زندگی میں حضور اکرم ﷺ کی سیرت کو

اپنایا تھا اگرچہ دوسرے بہت سے معاملات میں حضور کی مخالفت کی تھی (ص ۳۳) ایضا

خلفاء ثلاثہ وغیرہ ہم سے بروز قیامت سوال کیا جائے گا کہ تم میں اہلیت نہ تھی تو حکومت پر غاصبانہ قبضہ کیوں کیا:-

عبارت خلفاء ثلاثہ (ابوبکر، عمر، عثمان) معاویہ خلفاء بنی امیہ خلفاء امیہ خلفاء بنی عباس اور جو لوگ ان کے حسب منشاء کام کیا کرتے تھے ان سب سے احتجاج کیا جائے گا کہ نے نظام حکومت پر غاصبانہ قبضہ کیوں کیا؟ (حصہ دوم ص ۱۹ ایضا)

خلفاء ثلاثہ ابوبکر و عمر و عثمان کیلئے: معاذ اللہ لعنہم اللہ)

عبارت: و دشمنان آل محمد وبنی امیہ ؑلعنہم اللہ نے حضور اکرم ﷺ کی رسالت کے بعد اسلامی حکومت حضرت علی المرتضیٰ کے ہاتھوں میں نہیں دی۔ (ص ۲۴)

خمینی کی کتاب کشف الاسرار ص ۱۲۱ پر درج ہے:-

"وہ فارسی کی کتاب جو مجلسی (ملا باقر مجلسی) نے ایرانی لوگوں کے لئے لکھی ہیں انہیں پڑھتے رہو تاکہ اپنے آپ کو کسی اور بے وقوفی میں مبتلا نہ کرو (از خمینی)

اب ہم خمینی کے پیشوا ملا باقر مجلسی اور دیگر شیعہ کی تحریریں نقل کفر کفر نہ باشد کے اصول کے تحت خداوند کریم سے ہزار بار معافی مانگتے ہوئے بیان کرنا ضروری سمجھتے ہیں تاکہ مسلمان قوم شیعہ کے دجل، مکاری اور فریب کو سمجھ کر غفلت کی چادر اتار دے۔ (از کتاب حق الیقین تالیف علامہ مجلسی مطبوعہ ایران)

ابوبکر و عمر دونوں کافر ہیں: نعوذ باللہ)

آزاد کردہ غلام حضرت علی ابن الحسین علیہ السلام از آنحضرت ﷺ پرسید کہ مرا بر تو حق خدمت است مرا خبردہ از حال ابوبکر و عمر حضرت فرمود ہر دو کافر بودند (حق الیقین ص ۵۲۲)

ترجمہ:- حضرت علی بن حسین سے ان کے آزاد کردہ غلام نے دریافت کیا کہ مجھے ابوبکر و عمر کے حال سے آگاہ فرمائیں۔ حضرت نے فرمایا کہ دونوں کافر تھے۔

ابوبکر و عمر فرعون وہامان ہیں نعوذ باللہ:-

مفضل پرسید کہ مراد از فرعون وہامان دریں آیتہ چیست حضرت فرمودہ کہ مراد ابوبکر و عمراست (حق الیقین ص ۳۷۸)

ترجمہ:- مفضل نے امام جعفر صادق سے پوچھا کہ قرآن مجید کی اس آیت میں فرعون وہامان سے کون مراد ہیں حضرت نے فرمایا ابوبکر و عمر نعوذ باللہ۔

ابوبکر، عمر، عثمان، معاویہ جہنم کے صندوق ہیں نعوذ باللہ:-

امام جعفر سے منقول ہے کہ جہنم میں ایک کنواں ہے کہ اہل جہنم اس کنویں کے عذاب کی شدت و حرارت سے پناہ مانگتے ہیں اور پھر اس کنویں میں آگ کا ایک صندوق ہے جس کی شدت و حرارت کے عذاب سے اس کنویں والے بھی پناہ مانگتے ہیں اس کنویں میں چھ آدمی پہلی امتوں کے حضرت آدم کا بیٹا قابیل جس نے ہابیل کو قتل کیا تھا، نمرود، فرعون اور بنی اسرائیل کو گمراہ کرنے والا سامری اسلامی ہوگا اور چھ آدمی اس امت سے ہوں گے ابوبکرؓ عمرؓ عثمانؓ معاویہ خوارج کا سربراہ اور ابن (حق الیقین ص ۵۲۳)

ابوبکر و عمر شیطان سے زیادہ شقی ہیں نعوذ باللہ:-

ترجمہ:- امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ امیر المومنین حضرت علی فرماتے ہیں کہ ایک دن کوفہ سے باہر نکلا تو اچانک شیطان سے ملاقات ہوگئی۔ میں نے شیطان سے کہا تو عجب گمراہ شقی ہے تو شیطان نے کہا امیر المومنین آپ ایسا کیوں کہتے ہیں خدا کی قسم میں آپ والی بات خدا تعالیٰ کے سامنے جبکہ ہمارے درمیان کوئی تیسرا نہ تھا نقل کی تھی ----- کہ الٰہی میں گمان کرتا ہوں کہ تو نے مجھ سے زیادہ شقی تر پیدا نہیں کیا، خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ نہیں میں نے تجھ سے زیادہ شقی تو مخلوق پیدا کی ہے جاؤ جہنم کے خازن سے میرا اسلام کہو کہ مجھکو انکی صورت اور جگہ دکھاؤ ----- میں نے اس سے کہا تو خازن جہنم مجھے لے کر اول، دوم، سوم چہارم، پنجم اور ششم وادی جہنم سے ہوتا ہوا ساتویں جہنم کی وادی میں پہنچا ----- وہاں کیا دیکھا کہ دو شخص ہیں کہ انکی گردن میں آگ کی زنجیریں ڈالی ہوئی ہیں اور انہیں اوپر کی طرف کھینچا جاتا ہے اور اوپر ایک گروہ کھڑا ہے جنکے ہاتھ میں آگ کے گرز ہیں، وہ ان دو کے سر پر مارتے ہیں میں نے مالک جہنم سے پوچھا یہ کون ہیں تو

اس نے کہا کہ ساق عرش پر لکھا ہوا نہیں دیکھا کہ یہ ----- ابوبکر و عمر ہیں" (حق الیقین ص ۵۲۹)

ابوبکر و عمر کو سولی پر لٹکایا جائے گا نعوذ باللہ:-

امام جعفر امام مہدی (یعنی امام غائب) کے دوبارہ آنے کی تفصیلات کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں----- جب وہ مدینہ میں وارد ہوں گے تو ان سے ایک عجیب امر ظہور پذیر ہوگا----- وہ یہ کہ ----- حضرت ابوبکر و عمر کی نعشوں کو قبروں سے باہر نکال کر ان کے جسم سے کفن اتار کر انہیں درخت پر لٹکا کر سولی دی جائے گی ----- پھران دونو ملعونوں کو اتار کر بقدرت الٰہی زندہ کیا جائے گا اور پھران کو سولی پر لٹکا دیا جائے گا اور امام مہدی کے حکم سے زمین سے آگ ہو کر انہیں جلا کر رکھ دے گی آپ کے شاگرد مفضل نے دریافت کیا اے میرے سردار کیا یہ آخری عذاب ہوگا----- حضرت نے فرمایا نہیں بلکہ ایک دن رات میں ان کو ہزار مرتبہ سولی پر لٹکایا جائے گا اور زندہ کیا جائے گا۔ (حق الیقین ص ۳۴۷،۳۴۵،۳۴۶)

ابوبکر صدیق و عقیل بن ابی طالب پہلے درجہ کے پکڑ باز تھے (ص ۳۰۷)

خالد سیف کی دادی حضرت عثمان کی والدہ اروی بنت کریز نے حمل کسی سے کرایا اور بچہ کسی سے ملوایا ص ۲۰۸:-

نوٹ:- واضح ہو کہ حضرت عثمان کی والدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی زاد بہن تھی (از مرتب)

جناب معاویہ کے بارے میں کہا گیا کہ قریش کے چار آدمیوں میں سے کسی ایک کے فرزند تھے ص ۲۱۰:-

نوٹ:- واضح ہو کہ حضرت معاویہؓ کی ہمشیرہ حضرت ام حبیبہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ ہونے کا شرف حاصل ہے۔ (از مرتب)

عمر کا داماد علی اور عثمان کا داماد نبی ہونا سفید جھوٹ ہے:-

جناب عثمان ذوالنورین نے اپنی بیوی ام کلثوم کی موت کے بعد اس کے مردہ جسم کے ساتھ ہمبستری کرکے نبی کریم ﷺ کو اذیت پہنچائی۔ (ص ۴۳۰)

ابوبکر اور شیطان کا ایمان برابر ہے ص ۸۳:-

جناب عمر جہنم کا تالا ہے اور بہتر تو یہ تھا کہ جہنم کا گیٹ ہوتا ص ۴۳۰:-

جناب عمر اپنی بیوی سے غیر فطری طریقہ سے ہمبستری کرتا تھا ص ۴۳۲:-

جناب عمر رات کے وقت لوگوں کے گھروں میں جھانک کر ان کے عیب تلاش کرتا تھا جو کہ قرآن حکیم کی مخالفت ہے ص ۴۳۲:-

جناب عمر شراب حرام ہونے کے بعد بھی شراب پیتے رہے ص ۴۳۰:-

جناب عمر کا ایمان پر مرنا مشکوک ہے ص ۴۳۰:-

جناب عائشہ اور حفصہ زوجہ نوح اور لوط کے ہم مرتبہ تھیں ص ۳۰ جس طرح جناب نوح اور لوط کی بیویاں طیبات میں داخل نہیں اس طرح عائشہ اور حفصہ بھی طیبات میں داخل نہیں۔ (ص ۳۱)

صحابیت کی سند لعنت سے نہیں بچا سکتی:-

عبارات:- کیا صحابی اسی کو کہتے ہیں جو رسول اکرم ﷺ کو اذیت پہنچائے اور پھر رسول کریم پر اتری ہوئی کتاب کو جلانے کا حکم دیدے' صرف اپنی بادشاہت کے بل بوتے پر سنی لوگ ان لوگوں کے ایسے تمام عیوب پر پردہ ڈالنے کے لئے صحابی کا لیبل چپکا دیتے ہیں لیکن صحابی کے سند ان لوگوں کو لعنت سے نہیں بچنے دے گی۔ کیونکہ لعنت اپنے گھر خود تلاش کر لیتی ہے۔ (ص ۳۱' ۳۲)

معاویہ ابو ہریرہ کافر و مرتد تھے:-

عبارات:- اب صحابہ" کے خلاف زبان درازی کرنے والے کے خلاف تو آرڈیننس جاری ہوتے ہیں اور صحابہ بھی وہ جو کافر و مرتد تھے مثلاً معاویہ' ابو ہریرہ وغیرہ وغیرہ (ص ۷۹)

عبارات منقولہ از کتاب کلید مناظرہ مؤلف مولوی برکت علی شاہ وزیر آبادی (پنجاب) ناشر شیخ

سرفراز علی اینڈ سنز کمپنی بازار لاہور

○...... ابوبکرؓ بزدل ہونے کے علاوہ احمق تھا (حالات ہجرت) ص ۱۳۲

○...... (عائشہ وحفصہ) جبلی طور پر عیار، کینہ پرور اور ٹیڑھے دل والی تھیں۔ ص ۲۱۹

○...... ابوبکر اور شیطان کا ایمان مساوی ہے (حالات ابوبکر ص ۱۰۸)

○...... ثلاثہ مسلمان نہ تھے (دعویٰ بہ فدک ص ۱۴۸، ۲۱۴)

○...... ثلاثہ بت پرست تھے)(۱۳۵)

○...... عمر تمام عمر کھڑے پیشاب کرتا رہا ---- عمر نے مرتے دم تک شراب ترک نہ کی ---- عمر بحالت جنب نماز پڑھ لیا کرتے تھے ---- ثلاثہ نے تمام عمر ختنہ نہیں کرایا۔

(باب خلاف ابوبکر ص ۱۳۶)

○...... خالد بن ولید جیسے شقی اور مرتد کو سیف اللہ کہنا یا اس کی تعریف میں کچھ لکھنا عین کفر اور عین ارتداد ہے (۱۷۲)

○...... ابوبکر کو خلافت ایک باڑہ میں ملی جہاں روپے اور بدمعاش لوگ بھنگ چرس چنڈو اور شراب پیتے تھے اور عمر کو خلافت پاخانہ میں ملی (ص ۱۷۴)

○...... فحش اور گندی گالیاں دینا ابوبکر کی عادات میں داخل تھا (ص ۱۷۸)

○...... ایسے ناپاک نفوس (اصحاب ثلاثہ) پر ایک لحہ میں ہزار دفعہ ---- بھیجنا ہر مسلمان پر واجب ہے (ص ۲۱۱)

○...... حضرات ثلاثہ آنخضرت ﷺ کے مار آستین تھے (۲۱۷)

○...... دیانت امانت (عمر) کے دل سے اس طرح غائب تھی جس طرح گدھے کے سر سے سینگ احکام شریعت اس کے عہد خلافت میں ایک فٹ بال کی طرح تھے جس کو ٹھوکروں سے جدھر چاہتا لے جاتا۔ (ص ۲۳۴)

○...... قرآن پاک کو سر پر رکھ کر اور ہاتھ اٹھا کر قسمیں کھانا اور پھر بدل جانا ان (عثمان) کی عادت میں داخل تھا (۲۰۵)

○...... معاویہ ولد الزنا تھا (۶۲۸)

○...... اصحاب ثلاثہ کفر میں پیدا ہوئے کفر میں پرورش پائی اور کفر میں فوت ہوئے (۲۳)

○...... رسول پاک ﷺ کے سوا تمام انبیاء اور ملائکہ آپ (علی) کے آستانہ عالیہ کے ادنیٰ

غلام ہیں (ص ۳۵)

O..... امام بخاریؒ کو خدا اور رسول ﷺ کا دشمن نہ کہنا مین کفر ہے (۵۲)

شریر منافقوں کی تفرقہ بازی سے بعد وفات رسول ﷺ اختلافات کی آگ بھڑک اٹھی:۔

عبارات :- امت محمدیہ میں شریر منافقوں نے تفرقہ بازی کا ایسا زہریلا بیج بویا جس کی وجہ سے وفات رسول ﷺ ہوتے ہی اختلافات کی آگ بھڑک اٹھی اور اس دن سے آج تک باہمی اختلافات کے سلسلے میں شدید نبرد آزمائیاں ہوتی رہیں نتیجہ یہ ہوا کہ لوگ محاسن تعلیمات اسلام سے مستفیض نہ ہو سکے۔

حیات رسول میں ذاتی اغراض پر رکھی ہوئی تحریک وفات رسول:۔

عبارات :- لیکن وفات رسول ﷺ کے بعد اس تحریک نے انقلاب پیدا کر دیا یہ آنحضرت ﷺ کی حیات ہی میں ذاتی اغراض کو مدنظر رکھے ہوئے تھی اور ان کے قائم کردہ نظام کے خلاف نہ صرف درپردہ بلکہ بعض اوقات ظاہراً بھی سرگرم عمل رہتی تھی۔ لیکن جب اس تحریک کو کامیابی ہوئی اور اس کا اقتدار مستحکم ہوتا چلا گیا تو اسلامی وغیر اسلامی اصول اس قدر شیر و شکر ہو گئے کہ امتیاز کرنا دشوار ہو گیا۔ (ص ۳۲۳)

عبارات :- خلافت ابوبکر ہرگز حقہ نہ تھی بلکہ اس کی بنا پر غصب ظلم وجور اور تشدد کی سیاست پر تھی (ص ۴۴)

شاید روز محشر شیطان بھی ابوبکر و عمر کی بداعمالیوں کا جدول اٹھائے میدان میں آنکلے اور اپیل رحم کردے:۔

عبارت :- اور تمہارے شمس و قمرایسے چڑھے کہ دینوی حکومت وجاہت کے حصول کی خاطر انہوں نے وہ چاند چڑھائے کہ جس سے انسانیت کی آنکھ کی روشنی باقی رہی۔ عدالت انسانیہ کا گریباں چاک ہو گیا اور احسان فراموشی جیسے بدترین اور قابل مذمت عمل کے مرتکب ہوئے شاید روز محشر شیطان بھی ان (ابوبکر و عمر) کی بداعمالیوں کا جدول میدان میں آنکلے اور اپیل رحم داخل کرے۔ (ص ۴۸)

حضرت عائشہ کی مفسدانہ باغیانہ شریرانہ حرکات

عبارات' اسی حکم عدول خاتون (سیدہ عائشہ) کی باغیانہ' مفید اور شریرانہ حرکات سے چشم پوشی کرنا گناہ عظیم تھا(ص ۷۹)

یہ کیسے ممکن ہے کہ ہزاروں افراد صحابیت کی وجہ عادل اور قابل تقلید ہو جائیں

عبارت :- مسلمان سمجھتے ہیں کہ ہزاروں آدمی جو اسلام لائے اور مرتے دم تک اسلام پر قائم رہے اور رسول اللہ کی صحبت اٹھائی چاہئے وہ مختصر ترین ہی رہی ہو' صحابی ہوئے مگر یہ کیسے ممکن ہے کہ ہزاروں افراد محض اس صحابیت کی وجہ سے عادل اور قابل تقلید ہو جائیں (ص ۱۰)

حضرت عمر سے بدگمانی رکھنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا:-

عبارت :- جہاں تک حضرت عمر کا سوال ہے تو اگر ان سے بدگمانی رکھی جائے تو کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ کیونکہ آپ کے ذریعے سے اصل دین تو بہت کم پہنچا' آپ نے خود کل ستر حدیثیں روایت کیں اور دوسروں کو اشاعت حدیث سے منع فرمایا۔ (۱۲)

خالد بن ولید نے مالک بن نویرہ کو قتل کیا اور ان کی حسین بیوی سے زنا کیا تھا

عبارت :- حضرت عمرؓ خالد بن ولید کے لئے تو حضرت ابو بکر کے پیچھے ہی پڑ گئے کہ انہیں معزول کر دیجئے مگر ابو بکر انکار ہی کرتے رہے' حالانکہ خالد نے بے گناہ مالک بن نویرہ کو قتل کیا تھا اور اس کی حسین بیوی کیساتھ زنا کیا تھا (ص ۱۵)

عمر کی زندگی میں قدم قدم پر پچھتاوا ملے گا:-

عبارت :- مگر بات صرف مقدمات کے فیصلہ کی نہیں ہے۔ حضرت عمرؓ کی زندگی میں تو قدم قدم پر پچھتاوا ملے گا۔ (ص ۱۸۳)

رسول اللہ کے قریب رہنے والوں کا ایک اور گروہ بھی تھا جس کے اپنے منصوبے تھے

اپنی مصلحتیں تھیں لیکن بظاہر شمع رسالت کے پروانے بنے ہوئے تھے اس کے سرخیل حضرت ابوبکر اور عمر بن خطاب تھے (ص ۸)

ابوبکر کی کوئی ایسی حیثیت نہیں تھی کہ ان پر تحقیق اور بے لاگ گفتگو کرنا جرم ہو یا اس سے دین میں نقص پیدا ہوتا ہو۔

ابوبکر نے صرف تخت حاصل کرنے کے لئے بے رحم بادشاہوں کی سنت پر ہی عمل نہیں کیا بلکہ آپ کے عمومی رویہ حکمرانی میں بھی مطلق العنان بادشاہوں کی جھلک نظر آتی ہے۔

بعض موقعوں پر تو آپ ہلاکو خان اور چنگیز خان کے قبیلے والے لگتے ہیں (ص ۱۰)

جناب ابوبکر پر حصول خلافت کے جذبات اس طرح طاری تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تمام عمر کی یاری کے باوجود ان کے دل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جدائی کا غم ذرا بھی جگہ نہ پاسکا۔ اور ان کا رقیق قلب رقت پر آمادہ نہ ہوسکا۔ (ص ۸۷)

بڑے بڑے صحابہ پر منافقین کی طرح جنگ احزاب میں لرزہ طاری تھا:-

عبارت :- حضرت عمر کا تلوار نکال لینا اور یہ کہنا کہ محد ﷺ مرے نہیں اور یہ کہ اگر کسی نے ایسا کہا تو گردن مار دوں گا۔ شدت غم کی وجہ سے نہیں تھا بلکہ یہ سب ڈھونگ تھا' محض اس لئے کہ جب تک مشیر خاص حضرت ابوبکر نہ آجائیں پبلک کو یونہی الجھاتے رہو۔ (ص ۱۵)

دور خلافت راشدہ خون ریزیوں اور سفاکیوں کا سیاہ دور تھا جس کے سامنے ہلاکو چنگیز کی وارداتیں دم توڑتی نظر آتی ہیں:-

عبارت :- خلافت راشدہ جس کا آج دنیا میں ڈنکا بجایا جا رہا ہے اپنی سفاکی اور ظلم وجبر کی بھیانک واردات کے اعتبار سے ایک ایسا دور حکومت اور عہد ستم رانی ہے کہ اس پر بھی ایک قرطاس ابیض شائع کرنے کی ضرورت بڑی شدت سے محسوس کی جارہی ہے یہ خلاف راشدہ جس نے اپنے تین خلیفوں کے زمانہ اقتدار میں اپنوں پر بھی شب خون مارے اور بیگانوں پر بھی تک وتازگی اس بیان کے لئے ایک بھی ایک طویل دفتر درکار ہے (ص ۵

(دیباچہ)

خلیفہ اول دوم حضور کے نام پر گل چھڑے اڑانے والے اکابر مجرمین:-

عبارت :- اور خلیفہ اول ودوم دونوں نے اس معرکہ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور حضور ﷺ کے نام پر گل چھڑے اڑانے والے ان دونوں اکابرین مجرمین کو اسلام کے نامور ہیرو قرار دیتے ہوئے ذرہ برابر نہیں شرماتے (ص ۲۲، ۳۳)

شیعہ لیڈر نعیم فاطمی کی کتاب پردہ اٹھتا ہے کی سرخیاں ملاحظہ ہوں

خلیفہ دوم کی شراب نوشی (ص ۲۱)
خلافت راشدہ کا اسلام ایک خون آشام مذہب (ص ۱۱۲)
ابوہریرہ ایک ضمیر فروش راوی (ص ۷۳)
دس جنتیوں والی جھوٹی روایت اور اس کا جھوٹا راوی عبدالرحمٰن بن عوف (ص ۱۹۷)
زانی سپہ سالار خالد بن ولید (ص ۹۵)
خلیفہ دوم کی تضاد بیانیاں (ص ۱۰۳)
ایک اور ضمیر فروش راوی (ص ۸۷)
شان صحابہ ایک بے معنی لفظ (ص ۱۰۴)
مغیرہ بن شعبہ ایک بدفطرت انسان (ص ۸۹)
بخاری ایک بدنہاد محدث (ص ۱۸۴)

مکمل قرآن مجید کسی کے پاس نہیں:-

جابر سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر کے والد (امام باقر) سے سنا کہ وہ فرماتے تھے کسی شخص کو یہ کہنے کی جرات وطاقت نہیں کہ اس کے پاس مکمل قرآن ہے اس کا ظاہر بھی اور باطن بھی سوائے اوصیاء کے (اصول کافی ۱۷۸، ج ۱ مطبوعہ تہران)

اصل قرآن موجودہ قرآن سے دو حصے بڑا تھا

ہشام بن سالم سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ قرآن جو جبرائیل علیہ السلام محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر لیکر نازل ہوئے تھے اس میں (۱۷۰۰) سترہ

ہزار آیتیں تھیں' اصول کافی ص ۶۳۴ / ج۔ ۲
(موجودہ قرآن مجید میں خود شیعہ مصنفین کے لکھنے کے مطابق کل ساڑھے چھ ہزار آیات بھی نہیں)

اس کتاب کی سرخیاں

بعض صحابہؓ نے خدا اور اس کے رسول ﷺ کے حکم سے سرکشی وگستاخی کی۔ (ص ۳۰)
صحابہ کی شراب نوشی (ص ۳۱)
اصحاب کے ہاتھوں اصحاب کی ذلت و رسوائی (ص ۳۴)
حضرت عمر کی بدعات (ص ۶۲)
حضرت عمر سے عورتیں زیادہ فقیہ تھیں (۶۳)

محترم قارئین! نقل کفر' کفر نہ باشد' کے تحت یہ چند انتہائی بیہودہ اور غلیظ عبارات آپ نے ملاحظہ فرمائیں' کیا یہ ۱۴۰۰ سال کے کسی مسلم امام یا اہلسنت کے کس طبقے کی مستند کتاب سے ثابت ہیں؟

کیا قرآن وحدیث سے ان انکار کا کوئی ثبوت نظر آتا ہے؟

اس وقت اس کفریہ عقائد کو اسلام ثابت کرنے کے لئے ایرانی ریڈیو' ٹیلی ویژن' اخبارات' دولت کے انبار' حکومت کی پوری مشینری بر سر عمل ہو اور دنیا بھر کی کوئی اسلامی حکومت بحیثیت حکومت اس کے خلاف زبان تک کھولنے سے گریزاں ہو' اسلام کی روح سے دوری کے باعث مسلمان سیاست دان بھی مرعوب ہوں' سلمان رشدی کے کفر کے خلاف تو وہ سڑکوں پر نکل آئیں لیکن خمینی اور شیعت کے اسلام کے نعروں سے وہ ایسے متاثر ہوں کہ رشدی کے کفر سے دس گنا بڑے اور غلیظ دجل کو بھی دجل اور کفر قرار دینے سے انکاری ہوں' کیا یہ نظریات' یہ عقائد' یہ افکار' یہ لٹریچر' یہ تحریریں علیحدہ مذہب' علیحدہ تمدن' الگ تشخص' اور بالکل جدا انداز فکر کے غماز نہیں' ہندوؤں کے کلچرل اور مذہب کو علیحدہ قرار دے کر اگر آپ اپنا وطن بھی الگ بنا چکے ہیں تو اسلام کے نام پر جس کفر نے انگڑائی لی ہے اس کے بارے میں آپ صرف یہ ماننے کے لئے بھی تیار نہیں کہ جس مذہب کا تصور خمینی نے پیش کیا وہ اسلام اور محمدی شریعت سے کوسوں دور ہے۔

اندریں حالات یہ بات نہایت قابل غور ہے کہ اگر پاکستان کے تناسب آبادی کو تبدیل کر دیا گیا اور یہاں تین فیصد اقلیت ۹۰ فیصد سرکاری ملازمتوں پر براجمان ہوگئی اور اس خوفناک سازشوں کے ذریعے ایران اور شام کی طرح یہاں بھی شیعہ انقلاب برپا کرنے کی راہ ہموار ہوئی تو اس شرعی' اخلاقی' سیاسی' اور قومی گناہ' میں دیگر طبقوں کی طرح آپ بھی بڑے مجرموں کی صف میں شامل ہوں گے اور اسلامی تاریخ آپ کو کبھی معاف نہیں کرے گی' آنے والی نسلیں آپ کی بے حسی پر ضرور آپ کی مذمت کریں گی' اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے اس دور میں خالص سنیت کی بنیاد پر اسلامی تعلیمات کے فروغ میں آپ کو بھی اہم کردار ادا کرنا ہے سپاہ صحابہؓ آپ کے سامنے حقائق واضح کر کے اتمام حجت کرنا چاہتی ہے۔

پاکستان کے لئے نئے اسرائیل کے قیام کی سازش:۔

۱۹۸۶ء سے آغا خانی شیعوں نے گلگت' اسکردو' بلتستان کے شمالی علاقوں میں مشتمل علیحدہ صوبے کے قیام کے لئے بھاگ دوڑ شروع کردی تھی۔ اس علاقے کی پسماندگی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے آغا خانیوں نے غریب اور ناخواندہ آبادیوں میں اپنے مذہب کا جال پھیلانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی' دور افتادہ پہاڑی بستیاں آغا خانی شکنجوں میں جکڑی ہوئی ہیں سماجی بہبود کے نام پر آغا خانیت کا فروغ ایک گہری سازش تھی۔ ان تمام علاقوں پر فلاحی اداروں کے ڈورے ڈال کر یہاں کے بااثر شیعوں نے علیحدہ صوبے کے قیام کے لئے اندر ہی اندر کوششیں شروع کر دی تھیں اس سلسلے میں اعلیٰ سطح پر شیعہ افسروں کی ایک بڑی تعداد نے علیحدہ صوبے کے قیام کے لئے جنرل ضیاء الحق کے دور ہی میں تیاری مکمل کرلی تھی۔ تاہم شمالی علاقوں کے سنی علماء اور جمعیت علماء اسلام کے اکابرین نے اس سلسلے میں پہلی آواز بلند کر کے اس سازش کو بے نقاب کر دیا۔ اس طرح سردار عبدالقیوم کے اس مطالبے کے بعد کہ یہ علاقہ آزاد کشمیر کا حصہ ہے علیحدہ صوبے کا اعلان ملتوی کر دیا گیا۔

کیا آپ جانتے ہیں کہ اس صوبے کے قیام کے بعد اسرائیل کی طرح پاکستان کے پہلو میں ایک شیعہ ریاست چاروں صوبوں کی اکثریتی سنی آبادی کے لئے کس قدر نقصان دہ ہوسکتی تھی پھر ایسے حالات میں میں جبکہ آغا خان کے علاوہ ایرانی حکومت اس صوبہ کی تعمیر

وترقی کے لئے اربوں ڈالر کی فراہمی کا خفیہ وعدہ بھی کر چکی ہو' کیا آپ کا پاکستان اس خوفناک سازش کا متحمل ہو سکتا ہے؟

خلیج کی جنگ کے فوراً بعد شیعہ انقلاب کی سازش:-

آپ جانتے ہیں کہ عراق اور اتحادی ممالک کی جنگ میں ہمارا موقف یہ رہا ہے کہ عراق نے کویت جیسے اسلامی ملک پر قبضہ کر کے غلط قدم اٹھایا تھا۔ اس سلسلے میں سعودی عرب نے کویت کی آزادی کے لئے نمایاں کردار ادا کیا تھا خدا خدا کر کے کویت آزاد ہوا' جونہی جنگ بندی ہوئی ۴ مارچ ۱۹۹۱ء کو سید باقر الحکیم (شیعہ لیڈر) نے موقع غنیمت جانتے ہوئے شیعہ انقلاب برپا کرنے کا اعلان کر کے بصرہ' نجف اور کربلا پر قبضہ کر لیا۔ وہ ایران جو آج تک عراق کی حمایت کر کے دنیا بھر کے عوام کو یہ تاثر دیتا رہا تھا کہ وہ امریکی جارحیت کی وجہ سے عراق کا حامی ہے خفیہ طور پر اس انقلاب کی پشت پناہی کرتا رہا۔ عراقی فوجیں اگر یہ بغاوت نہ کچلتیں تو آپ دیکھتے کہ سنی ملک عراق بھی ایران کی طرح شیعہ ریاست قرار پاتا۔

شیعہ کی سیاسی تاریخ کا مطالعہ کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ ۱۳۰۰ سو سال سے شیعہ نے ہر دور میں سنی مملکتوں کو زیرو زبر کر کے غداری اور سازشوں کے ذریعے اپنے انقلاب کی راہیں ہموار کیں۔ ایران میں ۹۵ سال پہلے ۴۰ ہزار علماء کو قتل کر کے شیعہ انقلاب برپا کیا گیا شام بھی شیعہ ستم کاری کی بھینٹ چڑھا۔

بے نظیر حکومت میں ایرانی افسروں کا ایک خفیہ اجلاس راولپنڈی میں ہوا۔ جس میں پاکستان میں تیرہ عدد خانہ فرہنگ ہائے ایران کے ڈائریکٹرز شریک ہوئے اس میں یہی مسئلہ زیر بحث آیا کہ پاکستان میں شیعہ انقلاب کے راستہ میں سب سے بڑی رکاوٹ پنجاب کی سنی حکومت ہے اگر یہ حکومت ختم ہو جائے تو بے نظیر پورے ملک میں شیعہ انقلاب کا راستہ ہموار کر سکتی ہے یہ وہ رپورٹ ہے جو سپیشل برانچ کی فائلوں میں آج بھی موجود ہے۔

سپاہ صحابہ پاکستان کا موقف:-

ان حالات میں اگر آپ ہماری جدوجہد پر گہری نظر ڈالیں تو ضرور یہ سمجھ جائیں گے کہ ہماری جماعت ہی پاکستان میں شیعہ انقلاب اور خمینی افکار ونظریات کے راستے میں

سب سے بڑی رکاوٹ ہے اس کا صاف مطلب یہ ہوا کہ ہم پاکستان کی بقاء اور اہلسنت کے حقوق کی جنگ لڑ رہے ہیں۔

یہ ملک ہمارا ہے اس کی املاک کا نقصان' اس میں قتل وغارت' گھیراؤ جلاؤ اور بدامنی ہرگز ہمارے مقاصد میں شامل نہیں۔ ہم صرف یہ چاہتے ہیں کہ پاکستان کی اکثریت سنی آبادی کو اس کے جملہ حقوق دیئے جائیں' فوج میں بہادری پر نشان حیدر" دیا جاتا ہے تو نشان صدیق" نشان فاروق" نشان عثمان" بھی دیئے جائیں۔ محرم الحرام ۹۔ ۱۰ تاریخ کو یوم حضرت حسین" پر اگر تعطیل ہوتی ہے تو حضرات خلفاء راشدین کے ایام ہائے وفات وشہادت پر بھی تعطیل ہونی چاہئے کرکٹ' ہاکی پر تو آپ تعطیل کرتے ہیں' اسلام کی مقدس شخصیات کے ایام پر کیوں تعطیل نہیں ہوتی' کیونکہ ریڈیو' اور ٹیلی ویژن میں ان کے کارنامے نشر نہیں کئے جاتے' اہلسنت کو کس وجہ سے احساس محرومی میں مبتلا کیا جاتا ہے ذرائع ابلاغ کس وجہ سے ملکی آبادی کے جذبات کا احساس نہیں کرتے' پاکستان میں شیعہ کا قابل اعتراض تمام لٹریچر ضبط کرکے مصنفین کے لئے سزائے موت مقرر کی جائے' تاکہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے توہین صحابہ کا تصور ختم ہوجائے اگر ایران میں شیعہ ماتمی جلوس نہیں نکالتے اور اس طرح ان کے مذہب کا کوئی فرض نہیں ٹوٹتا تو پاکستان میں بھی اکثریت سنی آبادی کے جذبات کا احترام کرتے ہوئے یہ بے ہنگم جلوس بند کئے جائیں۔ خود شیعہ کے کئی لیڈر بھی اس جلوس کو اپنے دین اور مذہب کا حصہ نہیں قرار دیتے۔

حکومت اور مدیران جرائد کو یہ بات بخوبی معلوم کرنی چاہئے کہ اگر ہم خمینی کے انقلاب کو اسلامی انقلاب اور اس کی کارگزاری کو اسلام کی نشاۃ ثانیہ لکھتے رہیں تو یہ ایک طرف جہاں اسلام کے اصولوں سے غداری ہوگی۔ وہاں یہ بات پاکستان کی اکثریتی سنی آبادی کے جذبات کو کچلنے کے مترادف ہوگی اور اگر خوانخواستہ پاکستان میں شیعہ انقلاب برپا ہوا تو اس میں آپ جیسا کوئی سنی افسر اپنے عہدے پر برقرار رہ سکے گا۔ جہاں بھی شیعہ انقلاب برپا ہوا وہاں سنی علماء اور ارکان حکومت کو صفحہ ہستی سے مٹانے کی ہر کوشش بروئے کار لائی گئی۔ آپ خمینی اور اس کے نظریات کی تعریف کرتے وقت یہ ضرور خیال رکھیں کہ ہم اسلام سے منافقت اور دشمنی کررہے ہیں حضرت ابوبکر" حضرت عمر" اور حضرت عثمان" کو کافر لکھنے والا کس طرح اسلام کا ہیرو اور دینی انقلاب کا رہبر ہے کیا آپ تجاہل عارفانہ تو نہیں

برت رہے۔ یا آپ خمینی کے کفریہ عقائد پر کسی خوف کا شکار ہیں ہر سال ؛؛ فروری کو خمینی کے انقلاب کی تقریبات کا موقع آتا ہے۔ تو ایرانی سفارتخانہ اخبارات کے ذریعے خمینی پر ایڈیشن شائع کراتا ہے تین تین لاکھ روپے دے کر آپ ہی کے ہاتھوں میں آپ کے مذہب کی جڑیں کھوکھلی کراتا ہے آپ یہ نہیں سوچتے کہ ہم نظریہ پاکستان پر کلہاڑا چلا رہے ہیں اسلام کی بنیادوں کو کھوکھلا کرنے والے کو اسلام کا ہیرو کہہ کر کھلی اسلام دشمنی کا اظہار کر رہے ہیں کچھ لوگ ان رقوم کو ہضم کرنے کے لئے خمینی کی اپنی تحریروں کی تاویلیں کرتے ہیں کچھ سیاست دان ووٹ لینے کے لئے کہتے ہیں کہ سارے شیعہ تو یہ عقائد نہیں رکھتے۔ کئی حکمران کہتے ہیں یہ کتابیں خمینی نے نہیں لکھیں۔ ایران کی شائع شدہ خمینی کی تمام تصانیف کا آپ کیسے انکار کر سکتے ہیں؟

کئی اہل قلم ایران میں پردہ اور اسلام اسلام کے راگ سے متاثر ہوکر خلفائے راشدین اور انبیاء کے بارے میں خمینی کے ریمارکس بالائے طاق رکھ دیتے ہیں' مجھے افسوس ہے کہ کئی علماء ہر سال ایران کا ٹکٹ حاصل کر کے شیعہ انقلاب کے قصیدے پڑھتے ہوئے نہیں سمجھتے کہ ہم سپاہ صحابہ ہی نہیں بلکہ خود حضرات خلفائے راشدینؓ سے عداوت و بغض کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔

امید ہے گزشتہ سطور میں خمینی اور دیگر مصنفین کی عبارات کو بار بار پڑھ کر ضرور آپ ہمارے موقف کی تائید کریں گے۔ ہم آپ سے توقع رکھتے ہیں کہ جس طرح ممکن ہو آپ ہم سے تعاون کریں گے۔ زبانی تائید سے لیکر ہماری جماعت کے کارکنوں کے راستہ میں رکاوٹ نہ بن کر بھی آپ ہماری جدوجہد کی حمایت کرسکتے ہیں۔

یہ عزیمت کا راستہ ہے کہ آپ جس دینی موقف کو درست سمجھتے ہیں جرات کے ساتھ اس کا اظہار کریں اور عہد حاضر کی سب سے بڑی دینی جدوجہد میں ہمارے شانہ بشانہ چلیں۔

ابو ریحان ضیاء الرحمان فاروقی
سرپرست اعلیٰ سپاہ صحابہ
مرکزی دفتر جامع مسجد حق نواز شہید جھنگ صدر
پاکستان

حواشی

۱۔ عبارات مغلد از کتاب قول مقبول فی وعدہ بنت رسول منصف غلام حسین نجفی' جامعہ المنتظر ایچ بلاک' ماڈل ٹاؤن لاہور

۲۔ عبارات مغلد از کتاب سہم مسموم فی جواب نکاح ام کلثوم تالیف غلام حسین نجفی سرپرست شعبہ تبلیغ جامعہ المنتظر ایچ بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور

۳۔ عبارات مغلد از کتاب چراغ مصطفوی اور شرار بولہبی حصہ اول مصنف اشتیاق کاظمی ناشر جامعہ زینبیہ بخاری مارکیٹ لاہور

۴۔ عبارات مغلد از کتاب "صرف ایک راستہ" مصنف عبدالکریم مشتاق ناشر رحمت اللہ بک ایجنسی موتن مارکیٹ بالمقابل نیو میمن مسجد ایم اے جناح روڈ کراچی۔

۵۔ عبارات مغلد از کتاب آگ خانہ تہوں منصف عبدالکریم مشتاق ناشر حسن علی بک ڈپو بمبئی بازار نزد خواجہ اثنا عشری مسجد کھارادر کراچی

۶۔ عبارات مغلد از کتاب مقام عمر مصنف علی اکبر شاہ ساجد اکیڈمی یوسف پلازہ ۱۳۳' کراچی

۷۔ عبارات مغلد از کتاب شیخ مقیذ مصنف علی اکبر شاہ شائع کردہ ساجدہ اکیڈمی ۹۱۳۳ - ۱۱ یوسف پلازہ فیڈرل بی ایریا کراچی

۸۔ عبارات مغلد از کتاب اقساب' مصنف علی اکبر شاہ' ناشر ساجد اکیڈمی ۳۳ - ۱۱ یوسف پلازہ

۹۔ عبارات مغلد از کتاب "پردہ اٹھتا ہے" مصنف علامہ شاہد زمیم کاظمی (حصہ اول) رحمت اللہ بک ایجنسی کھارادر کراچی بمبئی بازار

۱۰۔ عبارات از تفسیر قرآن مجید (مترجم حافظ فرما علی) ناشر شیخ غلام حسین اینڈ سنز اردو بازار لاہور' چاند کمپنی پیر ابراہیم کراچی نمبر ۵

۱۱۔ عبارات مغلد از کتاب اصحاب رسول کی کہانی قرآن وحدیث کی زبانی مصنف ابو عرفان سید عاشق حسین النقوی ناشر مکتبہ العرفان واحد کالونی کراچی۔